

روداد

مناظرہ مملکتان، پاکستان

تعارف

مدرسہ اعلیٰ دارالعلوم دیوبند، مولانا محمد قاضی علی محمد صاحب تلمیذ
پاکستان، مولانا محمد قاضی علی محمد صاحب تلمیذ

تعارف

پروفیسر مولانا محمد قاضی علی محمد صاحب تلمیذ، مولانا محمد قاضی علی محمد صاحب تلمیذ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وہابی منہ دکھا سکتے ہیں کیسے آج دنیا کو
میرے شیرِ رضا نے ناک ان کی کاٹ ڈالی ہے

روداد

مناظرہ ملتان، پاکستان

۳۹۹

ترتیب

ہمدرد سنیٹ ناشر مسلک رضویت عالی جناب قاضی علی محمد صاحب تبلیغی

ناظم: انجمن حزب الاحناف ملتان شریف، پاکستان

ترتیب جدید

وارث علوم شیر پیشہ اہل سنت ابو الفضل محمد شایان رضا زیدی مدظلہ النورانی

خادم: آستانہ عالیہ حشمتیہ حشمت نگر پبلی بھیت شریف

ناشر

حشمتی اکیڈمی

مناظرہ پنجاب

مجادد شیریشہ اہل سنت

ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم
جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔ کسی بھی مطبع کو اس کی اشاعت ممنوع ہے۔

نام کتاب	:	مناظرہ ملتان، پاکستان
ترتیب	:	ہمدرد سنیت ناشر مسلک رضویت عالی جناب قاضی علی محمد صاحب تبلیغی
ترتیب جدید	:	وارث علوم شیریشہ اہل سنت ابو الفضل محمد شایان رضازیدی مدظلہ النورانی
تصحیح جدید	:	خلیقہ حضور شیریشہ اہل سنت قاری محبوب علی خاں مدظلہ النورانی
کتابت	:	ابو الفضل محمد شایان رضازیدی، حافظ سعید رضا خاں

۴۰۰

[Click For More Books](#)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
مجاہدہ شیر پیشہ اہل سنت دوسری جلد

فہرست مضامین

شمار نمبر	مشمولات	صفحہ نمبر
(۱) مناظرہ ملتان پاکستان	۳۹۸
(۲) مناظرہ ملتان، پاکستان	۴۰۲
(۳) تفصیل بالا جمال مناظرہ ملتان، پاکستان	۴۰۵
(۴) حقیقت افروز منظوم قلبی تاثر	۴۰۷
(۵) مولوی عطا اللہ بخاری کا نگری کا مناظرہ سے انکار	۴۱۱
(۶) مدعی اور مدعی علیہ کی بحث	۴۱۸
(۷) حفظ الایمان کی شہور فتح عبارت پر اعتراضات	۴۲۱
(۸) املقو ظ شریف پر اعتراض اور اس کا جواب	۴۲۷
(۹) امام عشق و محبت پر اعتراضات کی دل کشا توضیح، میر دین و مذہب	۴۲۷
(۱۰) دیوبندیوں کی بدتہذیبی کی حد ہوگی	۴۲۸
(۱۱) مولوی ابوالفشاہ جہاں پوری کا عقائد و بابیہ کو امام احمد رضا پر ڈالنا	۴۳۰
(۱۲) حضور امام عشق و محبت کے ایک شعر کی نفیس توضیح	۴۳۰
(۱۳) ثانی الثمین اذہمانی الفار سے ایک مغلطہ	۴۳۳
(۱۴) کل علم غیب اور بعض علم غیب پر دلچسپ تحریر	۴۳۴
(۱۵) مولانا عبدالمسیح علیہ الرحمہ پر اور ان کی کتاب انوار ساطعہ پر بہتان	۴۳۵
(۱۶) لفظ ثانی کی تفصیل اور مرثیہ رشید احمد گنگوہی کے اشعار کے مغلطات	۴۳۵
(۱۷) مناظرہ بابیہ کا یہ کہنا کہ میری بیوی بیمار ہے مجھے جانا ضروری ہے	۴۳۷

۲۰۱

۳

مناظرہ ملتان

۳۱۱

و ہا بی منہ دکھا سکتے ہیں کیسے آج دنیا کو
میرے شیرِ رضائے ناک ان کی کاٹ ڈالی ہے

روداد مناظرہ ملتان (پاکستان) ترتیب شدہ ہمدرد سنیٹ ناشر مسلک رضویت جناب
قاضی علی محمد صاحب تبلیغی ناظم انجمن حزب الاحناف ملتان پاکستان جو ربیع النور شریف ۱۳۵۳ھ
مطابق جون ۱۹۳۲ء کو ملتان شریف میں اہل سنت و وہابیہ کے درمیان ہوا۔ جس میں اہل سنت کی
جانب سے شیرپشہ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت مناظر اعظم علامہ مولانا ابوالفتح عبیدالرضا محمد شہمت علی
قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنؤی ثم پہلی بھتی رضی المولوی تعالیٰ عنہ مناظر تھے۔ اور وہابیوں کی طرف
سے ابوالوفاشاہ جہاں پوری تھے۔ لیکن بفضلہ تعالیٰ اہل سنت کو فتح پر فتح اور وہابیہ کو شکست پر شکست
ہوئی دیو بندیت کا قلع قمع ہی کر دیا۔ پوری تفصیل درج ذیل ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

ابوالفضل زیدی شہمتی

۱۳

تفصیل بالا جمال مناظرہ ملتان، پاکستان

حضور شیرپشہ اہل سنت ابوالفتح عبیدالرضارضی المولیٰ تعالیٰ عنہ	:	مناظرہ اہل سنت	
مولوی ابوالوفا شاہ جہاں پوری علیہ ما علیہ	:	مناظرہ اہل دیانہ	۴۱۳
کفریات دیوبند	:	موضوع مناظرہ ہذا	
باغ لانگہ خاں، ملتان، پاکستان	:	مقام مناظرہ ہذا	
۷ ربیع الاول شریف ۱۳۵۳ھ	:	تاریخ مناظرہ ہذا	
جناب قاضی فیض رسول صاحب اویسی خطیب جامع مسجد	:	سنی صدر اجلاس ہذا	
مولوی عطاء اللہ بخاری	:	وہابی صدر اجلاس ہذا	
اہل سنت و جماعت، ملتان، پاکستان	:	فتح مناظرہ ہذا	

ابوالفضل زبیدی شہتمنی غفرلہ ربہ اتوی

آفتاب شریعت و طریقت کو کب خاندان برکات آبروے خطبا خدوم
الحاجدیم حضرت مولانا مفتی حافظ قاری شاہ سید آل مصطفیٰ صاحب

قبلہ قدس سرہ العزیز

سجادہ نشین خانقاہ قادریہ برکات تہ مارہرہ مطہرہ

و صدر آل انڈیا سنی جمیعتہ العلماء ممبئی

اسی

۴۱۵

حقیقت (فروز منظوم) قلبی نائر

خدا را ولی بود حشمت علی	نبی را رضی بود حشمت علی
ز فیضان بو بکر صدوق اکبر	نقی و صفی بود حشمت علی
ز فاروق و عثمان ضیائے گرفت	بدین علی بود حشمت علی
ز نور قدوم شہ غوث اعظم	بہی و سنی بود حشمت علی
ز فیض رضا و ز برکات قاسم	رفیع و ذکی بود حشمت علی
بو صفش چو پر سید سید ز ہاتف	بگفتا تقی بود حشمت علی

جل جلالہ و صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و صحبہ و علیہم اجمعین

۱۷

مناظرہ پنجاب

مجادد شیرینہ اہل سنت

۴۱۶

۱۸

مناظرہ ملتان، پاکستان

مناظرہ پنجاب

مجادد شیرینہ اہل سنت

۴۱۸

۲۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

مولوی عطاء اللہ بخاری کا نگرسی کا مناظرہ سے انکار

مولوی ابوالوفا شاہ جہاں پوری کی بے کسی، ابوالقاسم شاہ جہاں پوری کی

بے بسی اور حضرت شیر پیشہ اہل سنت مناظرہ اعظم فخر ملت اسلامیہ و مولانا ابو

الاسد بریلوی کے مقابلہ میں تمام دیوبندی سکاٹھم خٹبہ ہسندہ

۴۱۹

ملتان (پاکستان) میں ایک مدت دراز سے کانگریسی مولوی عطاء اللہ بخاری تبلیغ

وہابیت کر رہے تھے اور دیوبندی، وہابیوں کے عقائد کفریہ مسلمانوں میں پھیلا رہے

تھے۔ آپ کی بدزبانی اور برہنہ گوئی جس میں آپ مشاق ہیں۔ حضرات اولیاء کرام

وصوفیاء عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم و بزرگان دین کی بے ادبی، گستاخی میں صرف ہوتی

رہی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی غلطیاں گنائیں۔ اور کبھی پاک پٹن شریف اور حاجی

پور شریف کے جنتی دروازہ کو جنمی دروازہ کہا۔ اور اپنے پیر حضرت مقتداے جہاں نموت

زماں پیر مہر علی شاہ صاحب کو بھی غلطی پر ٹھہرایا۔ وہابیہ دیوبندیہ گستاخانہ بارگاہ رسالت کی

تعریف و توصیف کے خطبے پڑھے۔ کبھی حضرات علمائے اہل سنت کو گالیاں دیں۔ غرض

مسلمانان ملتان میں ایک ہیجان برپا ہو گیا تھا۔ اراکین انجمن حزب الاحناف ملتان نے

۴۲۱

مسلمانوں کو رشد و ہدایت کا درس دینے اور مذہبی ڈاکوؤں سے ان کے ایمانوں کی

حفاظت کرنے کے لیے بتاریخ ۲۲/۴/۱۳۵۳ رجب الاول شریف ۱۳۵۳ھ ایک عظیم الشان

جلسہ بمقام باغ لائنگے خاں منعقد کیا اور ہندوستان اور پنجاب کے اکابر علمائے کرام

و مشاہیر صوفیائے کرام کو دعوت دی اور مندرجہ ذیل حضرات تشریف فرما ہوئے:

- (۱) حضرت علامہ ابوالحامد مولانا سید محمد شاہ صاحب محدث اعظم کچھوچھو شریف۔
- (۲) استاذ العلماء مولانا نعیم الدین صاحب صدر آل انڈیا سنی کانفرنس مراد آباد۔
- (۳) صدر الشریعہ مولانا امجد علی صدر المدرسین دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف۔
- (۴) شیربیشہ سنت مظہر اعلیٰ حضرت مولانا ابوالفتح حشمت علی صاحب ضوی لکھنؤی۔
- (۵) مجمع البحرین حضرت مولانا سید محمد شاہ صاحب سیالکوٹ۔
- (۶) حضرت عارف کامل مولانا شاہ فیض محمد صاحب۔
- (۷) حضرت مولانا فضل حق صاحب ڈیرہ غازی خان۔
- (۸) مولانا ابوالاسد محمد عبدالحفیظ صاحب صدر المدرسین تبلیغ الاحناف امرتسر۔
- (۹) حضرت علامہ زماں مولانا نواب الدین صاحب امرتسر۔
- (۱۰) محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد صاحب بریلی شریف۔

۴۲۰

(علیہم الرحمة والرضوان)

حضرت قبلہ قدوۃ السالکین حاجی حافظ صوفی پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری دامت برکاتہم بوجہ علالت تشریف نہ لاسکے۔ نیز حضرت مولانا ابوالہرکات سید محمد صاحب ناظم حزب الاحناف لاہور بھی بتقریب شادی دہلی تشریف لے جانے کے باعث تشریف نہ لاسکے۔

۴۲

حضرات علما کرام نے اپنے کلمات طیبات سے مسلمانوں کے ایمانوں کو تازہ کیا۔ اہل باطل نے جو کفر اور بد مذہبی کی گھٹائیں افق اسلام پر قائم کر رکھی تھیں ان

کے پر نچے اڑ گئے۔ حضور سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم و اہل بیت عظام و اصحاب کرام و اولیاء ذیشان کے صحیح شان و آدب محبت سے آگاہ کرتے ہوئے مسلمانوں کے دلوں میں اصلی روحانیت پیدا کر دی۔

حاضرین جلسہ کے بے حد اسرار پر جلسہ کے لیے ایک دن اور اضافہ کیا گیا۔ چار دن نہایت شان و شوکت سے جلسہ بخیر و خوبی ہوتا رہا۔

ہندوستان و پنجاب کے اکابرین و مشاہیر عظام کی ملتان میں تشریف آوری اور عین گرمی کی جوانی میں اس قسم کے عدم نظیر اجتماع پر بہ ہمہ قسم حسن انتظام یہ ناممکن امر معلوم ہوتا تھا، لیکن حضرت قبلہ عالمیاء مخدوم الحدادیم حاجی سید محمد صدر الدین شاہ صاحب حسنی حسینی جیلانی سجادہ نشین دربار حضرت پیر پیراں صاحب ملتان اور ان کے شہزادگان اطال اللہ عمر ہم و قدر ہم کی بہ ہمہ قسم عمیم توجہ سے ایسا ممکن ہوا کہ حاضرین حیران تھے اور جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ حاضرین کی کثرت سے پنڈال کچھا کھچ بھرا ہوتا تھا۔ تمام ممبران انجمن حزب الاحناف ملتان نے پوری دلچسپی و تندہی سے جلسہ کو کامیاب بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کی لیکن جلسہ کی کامیابی کا تمام تر سہرا حضرات ذیل کے سر پر ہے:

(۱) قاضی حافظ فیض رسول صاحب نائب صدر انجمن حزب الاحناف۔

(۲) مولوی غلام جہانیاں صاحب معینی قریشی جنرل سکرٹری۔

(۳) مولوی محمد امین صاحب جرنلسٹ فنانشل سکرٹری۔

(۴) مولوی مطیع اللہ صاحب محاسب۔

(۵) مولوی محبوب احمد صاحب سکریٹری پراپینٹڈہ۔

(۶) مولوی غلام محمد صاحب آفس سکریٹری۔

(۷) سیٹھ حاجی جمعہ صاحب۔

(۸) حاجی حسن بخش صاحب۔

(۹) میاں طالب دین صاحب۔

(۱۰) مولوی کریم داد صاحب۔

(۱۱) حاجی چراغ دین صاحب۔

(۱۲) حاجی سراج دین صاحب۔

(۱۳) مولوی محمد رمضان صاحب۔

(۱۴) مستزی محمد حسین صاحب۔

(۱۵) مولوی قاضی علی محمد صاحب۔

(۱۶) چودھری اللہ وسایا صاحب۔

(۱۷) میاں الہی بخش صاحب۔

(۱۸) شیخ الہ وسایا صاحب۔

(۱۹) خلیفہ بہاء الدین صاحب۔

۴۴۲

۴۴

اور بہت سے طلباء کرام مدرسہ سحانیہ اور گلزار فریدیہ نے جس تندہی سے جلسہ کے کاروبار میں بحیثیت رضا کاران امداد کی، ان کے حق میں دعا کی جاتی ہے کہ خداوند انھیں علم باعمل نصیب فرمائے۔

دو دن تک ملتان کے وہابیہ دیوبندیہ خاموش محض رہے۔ اور تیسرے دن شام کو جب انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ جلسہ ختم ہو چکا اور علمائے اہل سنت اب تشریف لے جانے والے ہیں تو ایک تحریر بھیجی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ آپ لوگ ہمیں تحریری دعوت مناظرہ دیں۔ اس کا جواب فوراً دے دیا گیا۔ اور پے در پے جانبین سے پانچ پانچ تحریریں بھیجی گئیں۔ بالآخر بمقام باغ لانگے خاں بتاریخ ۷ ربیع الاول شریف ۱۳۵۳ھ وہابیہ دیوبندیہ کے اقوال کفریہ پر مناظرہ مقرر ہو گیا۔

جلسہ تقریباً دس ہزار آدمیوں پر مشتمل تھا۔ پولس کا باقاعدہ انتظام تھا۔ اہل سنت کی طرف سے صدارت کے لیے جناب قاضی فیض رسول صاحب اویسی خطیب جامع مسجد منتخب ہوئے۔ وہابیوں نے اپنا صدر مولوی عطاء اللہ بخاری کو بنایا۔ جس پر مولوی قاضی فیض رسول صاحب صدر اہل سنت نے اعتراض کیا کہ تم نے بارگاہ رسالت میں گستاخیاں کی ہیں۔ اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو گالیاں دی ہیں۔ اس لیے آپ شرعاً مجرم ہیں اور آپ کو بحیثیت مناظر اپنی صفائی کے لیے خود پیش ہونا چاہیے۔ لہذا آپ صدارت کے قابل نہیں۔ اس پر مولوی عطاء اللہ بہت بگڑے اور اچھل کود کر کہنے لگے کہ آپ نے میری توہین کی ہے یہ الفاظ واپس لیں تب مناظرہ ہوگا ورنہ نہیں ہوگا۔ قاضی فیض رسول صاحب صدر اہل سنت نے جواب دیا کہ اگر ہم ان الفاظ کو واپس لیں تو مناظرہ کس بات پر ہوگا؟ ہم تو کہتے ہی ہیں کہ آپ نے اور آپ کے اکابر دیوبندیہ نے بارگاہ الوہیت اور سرکار رسالت میں گستاخیاں کی ہیں۔ جن کی بنا پر آپ لوگ کافر و مرتد ہیں۔ اگر ہم ان الفاظ کو واپس لے لیں تو مناظرہ ختم ہو گیا۔

۴۴۳

۲۵

اس کے معنی یہ ہوں گے کہ معاذ اللہ یعنی گستاخان بارگاہ رسالت کو مسلمان مان لیا۔ مولوی عطاء اللہ اس کا جواب کچھ نہ دے سکے، مگر مرغی کی وہی ایک ٹانگ رہی کہ ان الفاظ کو واپس لو۔ بالآخر خان بہادر چودھری نادر خاں صاحب محسٹریٹ درجہ اول نے تشریف لا کر فیصلہ فرمایا کہ ان الفاظ کو واپس لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور مولوی عطاء اللہ کو مناظرہ کرنا چاہیے۔ بخاری صاحب کو مناظرہ کا نام سن کر بخارا گیا اور کہنے لگے میں تو ہرگز مناظرہ نہیں کروں گا۔ میری جماعت جس مناظر کو چاہے اپنی طرف سے پیش کرے۔ جس پر مولانا ابوالاسد مولوی عبدالحفیظ صاحب بریلوی نے بااجازت صدر اہل سنت قاضی فیض رسول صاحب فرمایا کہ ملتان میں آپ نے وہابیت کا بیج بویا ہے۔ آپ نے مسلمانوں کو مغالطہ میں ڈالا اور ان کے ایمانوں پر حملے کیے عقائد یو بندہ کی تبلیغ کی تو آپ کو ہی مناظرہ کرنا چاہیے۔ آپ تو شیر پنجاب کہلاتے ہیں۔ میدان مناظرہ میں آنے سے کیوں ڈرتے ہیں؟ شیر کہلا کر لومڑی کیوں بنتے ہیں؟ اگر آپ میں طاقت مناظرہ نہیں تو آپ ایک تحریر لکھ دیجیے کہ مجھ میں مناظرہ کی طاقت نہیں۔ اور اس کے بعد آئندہ پھر کسی جگہ وہابیت کی تبلیغ ہرگز نہ کریں۔ اس کے کیا معنی ہیں کہ مسلمانوں کو گمراہ تو آپ کریں جب مسلمان آپ سے آپ کے دعویٰ باطلہ پر دلائل کا مطالبہ کریں تو آپ دوسروں کے کندھوں پر بندوق رکھ کر چھوڑنا چاہیں۔ اپنا جوا دوسرے کی گردن پر رکھ دیں؟ اس کا جواب مولوی عطاء اللہ کچھ نہ دے سکے اور ان کی جہالت اور ناقابلیت سارے مجمع پر روشن ہو گئی۔ ساری پبلک اس پرفرین اور ملامت کر رہی تھی اور تمام مجمع اس سے مطالبہ کر رہا تھا کہ مولوی عطاء اللہ تم خود مناظرہ کرو۔ ہم

۴۴۳

۴۶

کسی دوسرے کو نہیں جانتے۔ تم نے ہمارے ایمان بگاڑنے کی کوشش کی ہے اور علمائے اہل سنت کو چیلنج دینے ہیں اس وقت مناظرہ سے گریز کیوں ہے؟ جن شیران حق کو مقابلہ کے لیے بلایا تھا اب وہ تشریف لائے ہیں ان کے سامنے سے کیوں بھاگتے ہو؟ مولوی عطاء اللہ ایک مجسمہ بے جان بنے کھڑے تھے۔ اپنی شوخی، طراری بھول گئے تھے۔ اور بے کسی کے عالم میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھ رہے تھے۔ مولانا ابوالاسد کی شیرازہ گرج نے ان کے کلیجے میں دہشت (دہل) ڈال دی تھی۔ اس کا اچھلنا، کودنا، نفال سے بڑھ کر نقلیں کرنا سب کچھ انہیں فراموش ہو چکا تھا۔ قریب ڈھائی گھنٹہ تک مولانا ابوالاسد صاحب کا مولانا عطاء اللہ پر یہی مطالبہ رہا۔ مگر مولوی عطاء اللہ مناظرہ کے لیے تیار نہ ہو سکے۔ اور سارے مجمع نے ان کی جہالت، کمزوری اور بے کسی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ بالآخر یہ کہہ کر بھاگنا چاہا کہ مجھے دیوبندیوں سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے کفریات بکے ہیں تو ان سے مناظرہ کرو۔ اس پر سارے مجمع نے ان کے منہ میں پتھر دے دیا کہ تم نے ہم سب کے سامنے دیوبندی مولویوں کو علمائے ربانین کہا، ان کی مدح سرائی کی، ان کے عقائد کفریہ کو ہمارے سامنے عقائد حقہ بنا کر پیش کیا۔ پھر اب دیوبندیوں سے اپنی بے تعلقی بتانا تمہارا فرار ہے۔ بالآخر خان بہادر جناب چودھری نادر خاں صاحب، جسٹریٹ درجہ اول تشریف لائے اور صدر مولوی قاضی فیض رسول صاحب سے فرمایا کہ اگر مولوی عطاء اللہ مناظرہ نہیں کر سکتے تو انہیں چھوڑ دیجیے پبلک نے فیصلہ کر لیا اب جس مناظرہ کو وہ اپنی طرف سے پیش کریں اسی کے ساتھ مناظرہ کر لیجیے قاضی فیض رسول صاحب صدر اہل سنت نے اس بات کو فرارخ دلی سے منظور

۴۲۵

۲۷

مجاہدہ شیرپیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

کردیا اور حضرت مولانا ابولاسد مولوی عبدالحفیظ صاحب نے اعلان فرمایا کہ ہماری طرف سے مناظرہ شیرپیشہ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت علامہ ابو الفتح حافظ قاری محمد حشمت علی صاحب لکھنؤی کریں گے عطاء اللہ صاحب نے مولوی ابوالوفا شاہ جہاں پوری کو پیش کیا بارہ بجے کے بعد دونوں مناظروں کی باہم گفتگو شروع ہوئی مگر پھر بھی مولوی ابوالوفا دیوبندی شاہ جہاں پوری نے بڑی کوشش کی کہ کسی طرح فضولیات پر گفتگو ہوتی رہے اور اسی طرح وقت ضائع ہو جائے اور عقائد کفریہ دیوبندیہ پر مناظرہ نہ ہونے پائے۔

۴۲۶ پہلے اس پر گفتگو چھیڑی کہ ہم مدعی ہوں گے اور ہماری پہلی تقریر ہوگی۔ شیرپیشہ اہل سنت نے فرمایا کہ مناظرہ رشیدیہ کے صفحہ ۱۴ پر لکھا ہے کہ:

”المدعی من نصب نفسه لاثبات الحكم بالدليل او التنبيه“
”یعنی مدعی وہ ہے جو اپنے نفس کو حکم کے ثابت کرنے کے لئے قائم کرے
دلیل سے یا تنبیہ سے“ تو ہمارا دعویٰ ہے کہ:

(۱) رشید احمد گنگوہی نے اللہ جل شانہ کو جھوٹا کہا ہے۔

(۲) قاسم نانوتوی نے ختم نبوت کا انکار کیا۔

(۳) اور خلیل احمد ایٹھوی نے شیطان کے علم کو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سے زائد بتایا۔

(۴) اشرف علی تھانوی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو بچوں،

۴۸

پاگلوں، جانوروں، چوپایوں کے علم کے مثل بتایا ہے۔

لہذا یہ چاروں پیشوایان دیوبندیہ کافر، مرتد، بے ایمان ہیں آج ہم اس دعویٰ

پر دلائل قاطعہ پیش کریں گے اور آفتاب سے زیادہ روشن ”براہین قاطعہ“ کے انبار لگا دیں گے۔ آپ کو ہمارے اس دعویٰ پر کوئی اعتراض ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہے تو لکھ دیجیے ہمارا آپ کا اتفاق ہو گیا۔ اور اگر اعتراض ہے تو آپ سائل ہوئے پھر مدعی کیوں بنتے ہیں۔ ابو الوفا اس کا کوئی جواب نہ دے سکا اور بالآخر تسلیم کر لیا کہ آپ ہی مدعی ہیں اور پہلی تقریر آپ ہی کا حق ہے۔

شیربیشہ اہل سنت نے فرمایا کہ مولوی صاحب آپ کو اتنے مجمع میں مولوی کہلا کر جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں آتی یہ ”مناظرہ رشیدیہ“ میرے ہاتھ میں ہے اس کا صفحہ ۳۳ رو دیکھیے اس میں لکھتے ہیں کہ:

”ثمر للبحث ثلثه اجزاء، مباد، ہی تعیین المدعی
و اوساط ہی الدلائل و مقاطع و ہی المقدمات التی ینتھی
البحث البها من الضرویات او الظنیات المسلمة عند
الخصم.“

یعنی بحث کے تین جز ہیں۔ مبادی اور وہ مدعی کی تعیین اور اوساط یعنی دلائل ہیں اور مقاطع ہیں یعنی وہ مقدمات جن پر بحث ختم ہو جاتی ہے یعنی مقدمہ بدیہیہ اور یا ظنیہ مسلمہ عند الخصم۔ اس عبارت کا صاف یہ مطلب ہوا کہ مقدمات ظنیہ عند الخصم اگر سائل پیش کر دے تو اس کی بھی تقریر آخری ہوگی اور اگر اس قسم کے مقدمات مدعی پیش کر دے تو اس کی تقریر آخری ہوگی۔

ابو الوفا نے ”مناظرہ رشیدیہ“ کے صفحہ ۳۶ رکھول کر عبارت پڑھی۔ اور اس کا

مطلب اپنی طرف سے یہ گڑھ کر بتایا کہ سائل کی تقریر آخری ہونی چاہیے۔

شیرپیشہ اہل سنت نے چیلنج دیا کہ میں آپ کی مان لینے کے لیے تیار ہوں آپ ایک پرچہ پر رشیدیہ کی عبارت لکھیں اور اس کے نیچے اس کا ترجمہ لکھیں اور یہ لکھیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ سائل کی تقریر آخری ہونی چاہیے اور اس پر دستخط کر کے ہمیں دیدیتے۔ مولوی عطاء اللہ بولے کہ لکھوانے کی کیا ضرورت ہے؟۔

شیرپیشہ اہل سنت نے فرمایا کہ میں اس تحریر کو روداد میں اخبارات میں اشتہارات میں شائع کر کے دنیا کو دکھا دوں گا کہ دیوبند کے فاضل ایسے اجہل ہوتے ہیں جن کو ”رشیدیہ“ کے عبارت کے ترجمہ کی بھی تمیز نہیں ہے شیرپیشہ اہل سنت کا بار بار مطالبہ ہو رہا تھا۔ اور ابو الوفا کو لکھنے کی ہمت نہ ہوتی تھی۔

آخر مولوی عطاء اللہ بولے کہ یہ وقت بے کار ضائع ہو رہا ہے اس بحث کو چھوڑیے اور مناظرہ شروع کریں۔

شیرپیشہ اہل سنت نے صدر کو فرمایا کہ آپ ہاتھ میں کتاب لیجیے اور بتائیے وہ کون سا جملہ ہے کہ جس کا مطلب یہ ہے کہ سائل کی تقریر آخری ہوگی آپ کم از کم اس جملہ پر خط کھینچ دیجیے ورنہ آپ اس کا مطلب بتا دیجیے اگر مناظرہ چاہتے ہیں تو اپنے مناظر کو ایسی جاہلانہ تقریر سے روکیے مجبور ہو کر ابو الوفا نے تسلیم کیا کہ بے شک رشیدیہ میں یہ ہرگز نہیں لکھا ہے کہ سائل کی تقریر آخری ہوگی۔ اب مناظرہ شروع کیجیے۔

شیربیشہ اہل سنت

(بعد خطبہ مسنونہ) مسلمانو! آج بہت مبارک دن ہے کہ آج وہابیہ، دیوبندیہ کے مولویوں کی موجودگی میں تمہارے سامنے ان کے عقائد کفریہ پیش کیے جاتے ہیں۔ اور آپ ٹھنڈے دل سے فیصلہ کیجیے کہ یہ لمبی داڑھی والے نماز پڑھنے والے روزہ رکھنے والے اپنے آپ کو مولوی کہلانے والے کافر مرتد ہیں یا نہیں؟ سنیہ! مولوی اشرف علی تھانوی اپنی کتاب ”حفظ الایمان“ صفحہ ۸ پر لکھتے ہیں کہ:

۳۲۹

”آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ ہے کہ اس علم سے مراد بعض غیب ہے یا کل؟ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے؟ ایسا علم غیب تو زید عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔“

اس عبارت میں تھانوی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو بچوں، پاگلوں، جانوروں، کے علم غیب سے تشبیہ دی۔ اور بارگاہ رسالت میں منہ بھر کر گالی دیں۔ یہ کھلا ہوا کفر و ارتداد ہے۔

مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل احمد انیسٹھوی نے ”براہین قاطعہ“ صفحہ

۱۵۱ پر لکھا:

۳۱

”الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کافر عالم کو خلاف نصوص قطعہ کے بلا دلیل، محض

مناظرہ پنجاب

مجادد شیریشہ اہل سنت

قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے
شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی
وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے
ایک شرک ثابت کرتا ہے؟“

اس عبارت میں گنگوہی و انبیٹھوی نے شیطان و ملک الموت کے علم کے وسیع
اور زائد ہونے کو قرآن و حدیث سے ثابت بنا کر کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم
مبارک کے زائد ماننے کو شرک بتایا۔ یہ سرکار رسالت میں کھلی گالی ہے اور گنگوہی و
انبیٹھوی دونوں کافر و مرتد ہیں۔

۴۴۰

۳۲

ابوالوفا شاہ جہاں پوری

حفظ الایمان کی جو عبارت پڑھی ہے اس میں آپ نے مسلمانوں کو مغالطہ دیا ہے اس میں تو ہیں اس وقت ہوتی جب کہ اس میں لفظ جیسا ہوتا اور چوں کہ اس میں لفظ جیسا نہیں ہے، اس لیے اس میں تو ہیں نہیں ہے۔ آپ کے مولانا احمد رضا خاں صاحب نے تو ہیں کی ہے۔ اور ملفوظ میں لکھتے ہیں کہ:

”جب مولانا برکات احمد صاحب کو دفن کرنے کے لیے قبر میں

۴۳۱

اترا تو بلا مبالغہ وہی خوشبو پائی جو پہلی مرتبہ حاضری میں روضہ انور کے

قریب محسوس ہوئی تھی۔“

دیکھئے! انھوں نے اپنے پسر بھائی کی قبر کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے

برابر بتادیا۔ اور اسی میں لکھتے ہیں کہ:

”مولوی امیر احمد نے جو خواب دیکھا کہ رسول صلی اللہ

علیہ وسلم گھوڑے پر سوار تشریف لے جا رہے ہیں۔ میں نے عرض

کی کہ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں؟ فرمایا کہ برکات احمد کے

جنازہ کی نماز پڑھنے۔“

اس کے بعد لکھتے ہیں: ”الحمد للہ یہ جنازہ مبارک میں نے پڑھایا۔“ اس

میں وہ خود امام بنے اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا مقتدی بنایا۔ وصایا شریف

۴۳۲

میں لکھتے ہیں کہ:

”حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑ اور میرا دین

مناظرہ پنجاب

مجادد شیریں اہل سنت

و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر
فرض سے اہم فرض ہے۔“

دیکھئے! شریعت کا اتباع تو حتی الامکان بتایا۔ اور گڑھے ہوئے اپنے دین
و مذہب پر قائم رہنے کو ہر فرض سے بڑھ کر اہم فرض بتلایا۔ یہ اسلام کی کھلی ہوئی توہین
ہے۔ براہین قاطعہ کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ شیطان کو شیطانی علوم زیادہ ہیں اور
رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رحمانی علوم زیادہ ہیں۔

۴۳۲

۳۳

شیربیشہ اہل سنت

افسوس اشرفی کی محبت نے آپ کو اندھا کر دیا ہے۔ آپ کو اس کی عبارت تو بین نہیں دکھائی دیتی۔ آپ کہتے ہیں کہ اس میں ”جیسا“ کا لفظ نہیں ہے اس لیے اس میں تو بین نہیں۔ سنیے! میں چند عبارتیں آپ کے مولویوں کے لیے بولتا ہوں ان میں ”جیسا“ کا لفظ نہ ہوگا۔ بتائیے ان عبارتوں میں آپ کے مولویوں کی تو بین ہے یا نہیں؟

(۱) مولوی اشرفی کے چہرے کی کیا تخصیص ہے ایسا چہرہ تو سور کا بھی ہے۔

۴۳۳

(۲) مولوی رشید احمد کے کان کی کیا تخصیص ہے ایسا کان تو گدھے کا بھی ہے۔

(۳) مولوی ابوالوفا کے دانت کی کیا تخصیص ہے ایسا دانت تو کتے کا بھی ہے۔

دیکھتے ان عبارتوں میں ”جیسا“ کا لفظ نہیں۔ یہ عبارتیں آپ لوگوں کی تو بین

ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں تو مولوی اشرفی کی عبارت بارگاہ رسالت میں تو بین کیوں نہیں؟ اگر

یہ الفاظ آپ لوگوں کی تو بین نہیں تو یہ الفاظ اپنے مولویوں کی شان میں لکھ کر ہمیں دیتے ہیں ہم

شائع کریں گے کہ مولوی ابوالوفا صاحب نے اپنے مولویوں کی یہ تعریفیں کی ہیں۔

آپ نے مسلمانوں کو دھوکے میں ڈالنے کے لیے اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ

عنه کو معاذ اللہ الزام کفر دیا۔ ہمارے نزدیک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حیات حقیقی کے

ساتھ زندہ ہیں جب اپنے کسی نام لیوا کی قبر کو منور فرمانے کے لیے تشریف فرما ہوں گے

۳۵

تو اس وقت وہی خوشبو تو محسوس ہوگی جس سے روضہ اقدس مہک رہا ہے۔ یوں تو اللہ

تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر جگہ حاضر و ناظر بنایا ہے۔ اور حضور ہر

جگہ جلوہ فرما ہیں لیکن اپنے نام لیوا کی قبر میں جلوہ خاص فرماتے ہیں تو اس وقت حضور کی

مجاہدہ شیرینہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

اس خوشبو پاک کا محسوس ہونا کیا تعجب ہے جس سے گلی گوجے مہک جاتے تھے۔ اس کو کفر بتانا اس پر مبنی ہے کہ آپ کا امام اسماعیل دہلوی ”تقویت الایمان“ صفحہ ۶۹ پر لکھ چکا ہے کہ معاذ اللہ حضرت اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کر مٹی میں مل گئے تو آپ کے نزدیک معاذ اللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی ہیں جیسا کہ اسماعیل دہلوی نے لکھا۔ یہ بھی آپ کا کفر خبیث ہے۔

آپ نے اعلیٰ حضرت پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے امام بننے کا الزام لگایا یہ آپ کا جھوٹ ہے، فریب ہے، کذب ہے، افترا ہے۔ میں آپ کو چیلنج دیتا ہوں کہ آپ یہ الفاظ ”المسفوظ“ میں دکھا دیں۔ دس ہزار کے مجمع عظیم میں آپ کو سفید جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں آتی؟ آپ کو کیا خبر، ہم اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ہر صفت، ہر شان میں بے نظیر ہیں۔ نماز قائم ہو چکی ہو، امام نماز پڑھا رہا ہو، دنیا جہان کا کوئی شخص بھی اگر اس نماز میں شریک ہونا چاہے تو مقتدی بننے کے سوا کوئی چارہ نہیں، لیکن حضور مالک دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اگر اسی نماز میں شرکت فرمائیں تو حضور ہی امام ہوں گے۔ اور وہ امام سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقتدی بن جائے گا۔ وہ ایسی بلند و بالا سرکار ہے جہاں امام بھی پہنچ کر مقتدی ہو جاتے ہیں۔

مدارج النبوه اور بخاری شریف میں یہ واقعہ موجود ہے۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھا رہے ہیں۔ سرکار تشریف فرما ہوتے ہیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں پیچھے ہٹنا چاہتے ہیں سرکار انہیں منع فرماتے ہیں اور سرکار ان کی بائیں طرف ہو کر نماز شروع فرماتے ہیں۔ اب حدیث شریف کے الفاظ میں:

”کنناقتندی بأبی بکر وأبو بکر کان یقتدی برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔“ یعنی ہمارے امام ابو بکر صدیق تھے۔ اور ان کے امام جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اب آپ کو معلوم ہوا ”المفلوظ“ کی عبارت کا مطلب یہ ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے نماز پڑھائی اور میں نے لوگوں کو نماز جنازہ پڑھائی۔ اس پر حمد الہی بجلائے۔ آپ کا اس کو کفر بتانا اس پر مبنی ہے کہ آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا جیسا بشر بتلاتے ہیں اور یہ بھی آپ کا کفر ہے۔

۴۳۵ وصلیا شریف کی عبارت پر آپ نے جاہلانہ اعتراض کیا۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں اسلام آپ کا دین ہے یا نہیں؟ اگر کہیں ہاں تو آپ اپنے فتویٰ سے کافر ہوئے کہ آپ نے اسلام کو اپنا گڑھا ہوا دین بتلایا۔ اور اگر کہیں کہ ہمارا دین اسلام نہیں تو ہمارے فتوے سے کافر ہوئے مولوی صاحب جب آپ میں گے اور منکر نکیر قبر میں آئیں گے تو پوچھیں گے ”مادینک“ تیرا دین کیا ہے؟ تو آپ کہہ دیجیے گا کہ میرا دین کوئی نہیں، کیوں کہ اسلام کو اپنا دین بتلانا تو کفر ہے، پھر نکیرین آپ کی خوب خبر لیں گے۔

۴۷ براہین قاطعہ کی عبارت کا آپ نے یہ مطلب بتلایا کہ شیطان کے لیے شیطانی علوم کی زیادتی مانی ہے۔ مگر اس عبارت میں شیطان کے ساتھ ملک الموت علیہ السلام کا بھی نام موجود ہے۔ آپ کے نزدیک حضرت عزرائیل علیہ السلام کو علوم شیطانی ہیں یا رحمانی؟ اگر شیطانی کہیں تو عزرائیل علیہ السلام کی توہین کر کے آپ کافر ہوئے اور اگر رحمانی کہیں تو رحمانی علوم میں حضرت عزرائیل علیہ السلام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھا کر آپ کافر ہوئے۔ بہر حال آپ کافر ہوئے۔

ابوالوفا شاہ جہاں پوری

آپ لوگوں نے مولوی حشمت علی صاحب کی تقریر سن لی۔ میری کسی بات کا مولوی صاحب نے جواب نہیں دیا۔ میں پھر کہتا ہوں کہ جب تک ”حفظ الایمان“ کی عبارت میں ”جیسا“ کا لفظ نہ دکھلا دیں گے اس وقت تک آپ ہرگز تو بین ثابت نہیں کر سکتے۔ سنئے! مولوی احمد رضا خان صاحب ”حسام الحرمین“ میں لکھتے ہیں:

۴۳۶ زمانہ میں میں گرچہ آخر ہوا وہ لاؤں جو اگلوں سے ممکن نہ تھا
خدا سے کچھ اس کا اچھا نہ جان اک شخص میں جمع ہو سب جہاں

دیکھئے! اگلوں میں انبیا اولیا سب شامل ہوئے ہیں۔ یہ بارگاہ رسالت میں کس قدر تو ہیں ہے۔ آپ نے جو وصایا شریف کی عبارت کا مطلب بتایا وہ صحیح نہیں ہے۔ وہ یہ نہیں لکھتے کہ میرا دین مذہب اسلام ہے، بلکہ وہ لکھتے ہیں کہ میرا دین مذہب جو میری کتاب سے ظاہر ہے ان کی کتابوں میں کیا ہے؟ وہ لکھتے ہیں کہ خدا چوری کر سکتا ہے۔ شراب پی سکتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس کو اپنا دین و مذہب بتا رہے ہیں۔ اور اسی کو قائم رہنے کو فرض کہہ رہے ہیں۔ آپ سے ہو سکتے تو ان تو بینوں کا جواب دیجیے مگر آپ ہرگز جواب نہیں دے سکتے۔

دیوبندیوں کی بدتہذیبی کی حد ہو گئی

۳۸

جس وقت دوران مناظرہ میں شیر پیشہ اہل سنت علامہ ابوالفتح حافظ قاری محمد حشمت علی صاحب نے سورہ ط کی تلاوت شروع کی اور ”فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ“ تک

پہونچے تو مولوی عطاء اللہ کی پارٹی سے ایک فرد رذیل ابن رذیل مجسم شیطان نے اپنے کمینہ پن کا اس طرح ثبوت دیا کہ اپنا جوتا پاؤں سے اتار کر اونچا کرتے ہوئے قاری صاحب کے سامنے کیا۔ یہ ہے گستاخ دیوبندیوں کی تہذیب اور ان کا قرآن کریم سے ایمان۔ اس بے ایمانی اور قرآن کریم کی توہین کرنے پر ہماری جماعت اہل سنت نے سخت جہان و اضطراب، بے چینی و بے قراری ظاہر کی۔ جس کو حاجی الحرمین الشریفین قاضی حافظ مولوی فیض رسول صاحب و اعظما صدر مجلس مناظرہ اہل سنت و جماعت نے نہایت بردباری و حسن انتظام سے کام لیتے ہوئے مسلمانوں کے بے حد اشتعال کو اپنی پر اثر تقریر سے فرو کیا۔ اس قیام امن کو دیکھ کر دانش مند اصحاب، تعلیم یافتہ طبقہ اور موجودہ افسران نہایت خوش ہوئے۔

۲۳۷

شیر پیشہ اہل سنت

آپ نے کہا ہے کہ میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر اس کا مطلب یہ ہے کہ میرا گڑھا ہوا دین و مذہب۔ حالانکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ وہ دین و مذہب ہرگز نہ ماننا جو وہاں یوں، دیوبندیوں کی کتب میں موجود ہے۔ جو قادیانیوں کی کتب میں موجود ہے۔ جو چکڑ الویوں کی کتب میں ہے۔ بلکہ اسی دین و مذہب پر قائم رہنا جو میری کتب سے ظاہر ہے۔

۴۳۸

افسوس! اپنے امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی کے عقائد خبیثہ کو اعلیٰ حضرت کی طرف منسوب کر دیا۔ محمود حسن دیوبندی ”جہل المنقل“ کے صفحہ ۳۳ پر اسماعیل دہلوی کا قول نقل کرتا ہے: ”والا لازم آمد کہ قدرت انسانی ازید از قدرت ربانی باشد“ یعنی اگر خدا جھوٹ نہ بول سکے تو لازم آئے گا کہ انسان کی قدرت خدائے تعالیٰ کی قدرت سے زائد ہو جائے۔ کیوں کہ میں جھوٹ بول سکتا ہوں، خدا تعالیٰ نہ بول سکے تو اس کی قدرت گھٹ جائے گی۔ تو مطلب یہ ہوا کہ جس قدر انسان کام کر سکتا ہے وہ سب کام خدائے تعالیٰ کر سکتا ہے۔ ورنہ قدرت انسانی قدرت ربانی سے زائد ہو جائے گی، تو انسان چوری، شراب خوری، زنا، اغلام وغیرہ کر سکتا ہے تو لازم آئے گا کہ دیوبندیوں کے نزدیک خدا بھی یہ سب کام کر سکتا ہے ورنہ اس کی قدرت انسانی قدرت سے کم ہو جائے گی۔ بے حیائی آپ پر ختم ہو چکی کہ اپنے امام کے عقائد خبیثہ کو اعلیٰ حضرت کی طرف منسوب کر دیا۔

۴۰

اعلیٰ حضرت کا جو شعر آپ نے پڑھا ہے اس میں استغراق پر دلالت کرنے

والا کوئی حرف نہیں۔ پھر اس قدر جھوٹ جو آپ کہہ رہے ہیں اس میں سب اولیا انبیا داخل ہیں۔ جب اس میں استغراق پر دلالت کرنے والا کوئی حرف نہیں تو یہ قضیہ مہملہ ہوا آپ ایسے مہمل ہیں کہ مہملہ کو کلیہ بنایا۔ میں پیش کرتا ہوں دیکھئے آپ کا امام اسماعیل دہلوی ”تقویت الایمان“ صفحہ ۱۶ پر لکھتا ہے: ”ہر مخلوق چھوٹا ہو یا بڑا وہ خدا کی شان کے آگے چہار سے بھی زیادہ ذلیل ہے“ اب بتائیے! آپ کے نزدیک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق ہیں یا نہیں؟ اگر کہیں مخلوق نہیں تو آپ کا فر اور اگر ہیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے مخلوق ہیں یا چھوٹے؟ اگر چھوٹے مخلوق کہیں تو آپ کا فر اور اگر بڑا مخلوق مانیں تو آپ کا امام کہتا ہے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا تو وہ خدا تعالیٰ کی شان کے آگے چہار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ یعنی چہار کی بھی بارگاہ الہی میں کچھ عزت ہے۔ لیکن اللہ کے بڑے مخلوق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدا کے نزدیک اتنی بھی عزت نہیں جتنی چہار کی ہے۔ ہمارے نزدیک ایسا کہنے والا کافر ملعون ہے، مرتد ہے، جہنمی ہے، بے ایمان ہے۔

۴۳۹

آپ نے دیکھا اس طرح سے کفر ثابت ہوتا ہے آپ کی آیتیں آپ کے گلے میں پڑیں یہ کرامت ہے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اور یہ معجزہ ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ باطل کا منہ کالا ہوا اور حق کا بول بالا ہوا۔

ایک شخص میں سارے جہان کا شامل ہونا کیسے سمجھ۔ یہ مسئلہ تو تصوف کا ہے۔

۴۱

علامہ عبدالکریم جیلی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ”الانسان الکامل“ میں فرماتے ہیں کہ جہان، عالم صغیر ہے۔ اور انسان، عالم کبیر۔ اور عالم صغیر میں جو کچھ ہے وہ عالم کبیر کے اندر موجود

مناظرہ پنجاب

مجادد شیریں اہل سنت

ہے۔ آپ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنا جائیں۔ اللہ جل شانہ کو.....نعوذ باللہ منہانعوذ ما بعد منہا.....گالیاں دینی جائیں۔ آپ ان مسائل کو کیا سمجھ سکتے ہیں۔ اور سن لیجیے! مولوی محمود حسن دیوبندی اپنے پیر مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرثیہ میں لکھتا ہے۔

زباں پر اہل اہوا کے ہے کیوں اعلیٰ جبل شاید

اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی

۴۴۰ اس تحریر دیوبندی نے گنگوہی کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ثانی بنا دیا کیا یہ کفر نہیں ہے؟

ابوالوفا شاہ جہاں پوری

آپ لوگوں نے دیکھ لیا۔ مولوی حشمت علی صاحب میری بات کا جواب نہیں دے سکتے۔ اور مناظرہ رشید یہ میں ہے کہ جو مناظر ایسی تقریر کرے جس کا جواب مخالف نہ دے سکے اس کی تقریر پر مناظرہ ختم ہو جانا چاہیے۔ لہذا میں کہتا ہوں کہ میری تقریر پر مناظرہ ختم ہونا چاہیے۔ ”حفظ الایمان“ کی عبارت میں ”جیسا“ کا لفظ نہیں دکھلا سکے اگر دکھلا دیں تو میں ایک ہزار روپیہ انعام دیتا ہوں۔

۲۴۱

مولوی عبدالسمیع رام پوری نے یہ لکھا تھا کہ چونکہ شیطان و ملک الموت علیہ السلام کو ساری دنیا کا علم ہے۔ اور حضور ان سے افضل ہیں تو حضور کو بھی ساری دنیا کا علم ہونا چاہیے۔ اس پر مولانا گنگوہی صاحب فرماتے ہیں کہ حضور کی شان و راء الوریاء ہے۔ حضور کو ملک الموت اور شیطان پر قیاس کرنا بے ادبی اور توہین ہے۔ شیطان کو جو شیطانی علوم حاصل ہیں وہ حضور کو نہیں۔

مرثیہ کے شعر کا مطلب یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اول درجہ میں ہیں اور مولانا گنگوہی صاحب دوسرے درجہ میں ہیں۔ ثانی کا معنی دوسرا ہے قرآن شریف میں ہے: ”ثَانِي اٰتَيْنِ اِذْهُمَا فِي الْغَارِ“۔ دیکھئے! اس میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ثانی بتلایا گیا۔ کیا یہ بھی توہین ہے؟

۲۴۲

شیربیشہ اہل سنت

اپنے نزدیک مولوی ابو الوفا صاحب نے مناظرہ ختم کر دیا۔ میں بار بار جواب دے چکا ہوں، لیکن مولوی ابو الوفا ایسے جاہل ہیں کہ ان کی سمجھ میں آتا ہی نہیں۔ افسوس ہے کہ مخاطب ایک جاہل محض ہے جس کو معمولی عبارت سمجھنے کی لیاقت نہیں۔ میں نے مثالیں پیش کی تھیں۔ اور پھر سنائے دیتا ہوں۔ آپ لوگ تو گاندھی کے مذہب میں ہیں۔ آپ کے نزدیک یا رسول اللہ کہنا شرک ہے، مگر گاندھی کی جے کے نعرے لگانا جائز ہے۔ بتائیے ایک شخص کہتا ہے:

۴۴۲

”گاندھی آنکھوں والا ہے۔ اس پر میں کہوں کہ گاندھی کوکل آنکھیں

ملی ہیں یا بعض؟ اگر بعض آنکھیں ملی ہیں تو اس میں گاندھی کی آنکھوں کی کیا تخصیص ہے ایسی آنکھیں تو گدھے کی بھی ہیں، سور کی بھی ہیں۔“

مولوی عطاء اللہ بتلائیں بلکہ اپنے مناظر سے کہلوائیں کہ ان میں ان کے پیشوا گاندھی کی توہین ہوئی یا نہیں؟ اگر ہے تو افسوس پور بندر کاٹھیاواڑ کے رہنے والے ایک مشرک بت پرست لنگوٹی بند گاندھی کی آپ کے نزدیک توہین ہو جائے، مگر حضور مالک دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ کے نزدیک توہین نہ ہو؟ اسی منہ پر آپ کو اسلام کا دعویٰ ہے؟ آپ کے نزدیک گاندھی کی عزت معاذ اللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت سے زیادہ ہے آپ لوگوں سے بڑھ کر کافر کون ہوگا۔

۴۴۳

اور سنیہ! میں کہتا ہوں کہ: ”مولوی اشرف علی کی ذات پر مولویت

کا حکم کیا جانا اگر بقول دیوبندیہ صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس

سے مراد کل علم ہے یا بعض؟ اگر بعض علم مراد ہے تو اس میں اشرف علی تھا نوی

کی کیا تخصیص ایسا علم تو گدھے، سور، کتے کو بھی حاصل ہے۔“

کہیے! اس میں اشرف علی کی تو ہین ہوئی یا نہیں؟ اگر ہوئی تو کیوں؟ میں نے

”جیسا“ کا لفظ نہیں بولا۔ اور آپ کہتے ہیں جب تک ”جیسا“ کا لفظ نہ ہو ”ایسا“ کے

لفظ میں تو ہین نہیں۔

اب آپ کی سمجھ میں تو آ گیا ہوگا؟ آپ نے مولانا عبدالسمیع صاحب مرحوم پر

بہتان باندھا ہے۔ اگر آپ یہ عبارت ”انوار ساطعہ“ میں دکھلا دیں تو آپ کو دس ہزار

۴۴۳

روپیہ انعام دیتا ہوں۔ مولانا عبدالسمیع صاحب نے تو صرف یہ فرمایا ہے کہ جب شیطان

اور ملک الموت کو ہر جگہ موجود ماننا شرک نہیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہ اذن الہی

ہر جگہ موجود ماننا کیوں کر شرک ہو سکتا ہے؟ اس پر گنگوہی کو غصہ آیا اور اس نے کہہ دیا کہ

شیطان اور ملک الموت کی یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ حضرت فخر عالم صلی اللہ علیہ

وسلم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے؟ یعنی شیطان اور ملک الموت کا علم زیادہ ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا زیادہ ہونا کسی دلیل سے ثابت نہیں۔

اگر ”براہین قاطعہ“ کی عبارت میں آپ شیطانی علوم کا لفظ دکھلا دیں تو ابھی

آپ کو ایک ہزار روپیہ انعام پیش کرتا ہوں۔ میں نے کہا تھا کہ کیا آپ حضرت ملک

الموت علیہ السلام کے علوم کو بھی شیطانی مانتے ہیں۔ اس کا جواب آپ نے کچھ نہ دیا اور

۴۵

نہ آپ دے سکتے ہیں۔

ثانی کے معنی اردو محاورہ میں مقام تعریف میں مثل اور مانند کے ہوتے ہیں،

مجاددہ شیرینہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

مگر آپ نے اس کو عربی محاورہ پر قیاس کیا تو بتائیے ابلیس آپ سے اول ہے، تو کیا ہم آپ کو ابلیس ثانی کہہ سکتے ہیں؟ اور سنیے! اسی مرثیہ میں دیوبندی لکھتا ہے۔

جہاں تھا آپ کا ثانی وہیں جاہو نچے خود حضرت

کہیں کس منہ سے پھر کیوں کر مولانا تھے لا ثانی

یعنی جہاں گنگوہی کا ثانی نعوذ باللہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے، وہیں گنگوہی پہنچ گئے، اس شعر میں اس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گنگوہی کا

ثانی بتلا دیا یہ پہلے سے بھی زیادہ ذہل کفر ہوگا۔ کیا یہاں بھی ثانی کے معنی دوسرا ہیں؟ اور سنیے! لکھتا ہے۔

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں

عبید اسود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی

کہتا ہے کہ گنگوہی کے گورے گورے خوبصورت غلاموں کا تو پوچھنا ہی کیا، جو اس کے کالے لکڑے بندے ہیں وہ حسن و جمال میں یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مثل ہیں۔ کیسے! اس میں حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے ادبی ہوئی یا نہیں؟ اور سنیے! اسی مرثیہ میں لکھتا ہے۔

مردوں کو زندہ کیا زندوں مرنے نہ دیا

اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

۴۶

کہتا ہے اے حضرت عیسیٰ آپ کی مسیحائی کیا تھی؟ آپ تو صرف مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ ذرا ہمارے گنگوہی کی مسیحائی کو دیکھئے! کہ مردوں کو زندہ کیا اور

زندوں کو مرنے نہ دیا۔ (اور خود مر کر مٹی میں مل گئے) کہیے! یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شان میں گالی ہوئی یا نہیں؟۔

اس تقریر پر دیوبندیوں کے حواس باختہ ہو گئے۔ سارے مجمع نے مولوی ابو الوفا کی بے کسی و عاجزی، خاموشی اپنی آنکھوں سے دیکھی۔ اور اہل سنت کے فتح مبین اور وہابیت، دیوبندیت کی شکست کا آواز بلند اعلان کر دیا۔ صدر اہل سنت نے اعلان فرمایا کہ تین بج چکے ہیں نماز ظہر اور کھانا کھانے کے لیے مناظرہ ملتوی کیا جاتا ہے۔ کل صبح آٹھ بجے اسی مقام پر مناظرہ ہوگا، لیکن مولوی عطاء اللہ بخاری نے دو تار پیش کیے کہ میری بیوی بیمار ہے۔ مجھے جانا ضروری ہے۔ میں آج رات کو ضرور چلا جاؤں گا، لہذا انھیں تقریروں پر مناظرہ کو ختم کرنا چاہیے۔ لوگ حیران تھے بخاری صاحب کو کیا ہو گیا یہ وہی شخص ہے جو ابتدا سے مناظرہ میں کہہ رہا تھا کہ اگرچہ میری بیوی بیمار ہے لیکن میں مذہب کے اوپر بیوی بچوں اور سارے گھر یا ر کو قربان کرتا ہوں۔ اور اب وہی عطاء اللہ صاحب ہیں جو اپنی بیوی پر مذہبی مناظرہ کو قربان کر رہے ہیں۔

۴۴۵

بہر حال مولویان و ہابیہ، اس پارٹی کو لیے ہوئے میدان مناظرہ سے بھاگ نکلے۔ اس کے بعد اہل سنت و جماعت کی فتح عظیم اور دیوبندیوں کی شکست فاش کا اعلان کیا گیا۔ اہل سنت نے اپنے مناظرین حضرت مولانا ابوالاسد مولوی عبدالحفیظ صاحب بریلوی اور شیر پیشہ اہل سنت مولانا ابوالفتح حافظ وقاری حشمت علی صاحب لکھنؤی کو مبارک باد پیش کی۔

۴۷

حضرات علمائے اہل سنت نے میدان مناظرہ میں نماز ظہر جماعت کے

مجاہدہ شیرینہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

ساتھ ادا کی۔ وہاں سے شان دار جلوس دربار عالیہ قادریہ پاک دروازہ میں حضرت
مخدوم العالم قبلہ جہانان پیر سید حاجی الحرمین جناب محمد صدر الدین شاہ صاحب علیہ
الرحمہ کی خدمت اقدس میں پہنچا، یہ حضرات وہاں پہنچ کر قدم بوسی سے مشرف ہوئے۔
حضرت قبلہ، رواد مناظرہ سن کر بہت منظور ہوئے۔ اور اپنے مبارک دعاؤں سے
مناظر اہل سنت کو مشرف فرمایا۔ اور تمنغہ فتح و نصرت ہر دو مناظروں کو عطا فرمایا۔

والحمد للہ رب العالمین۔ اور فتح مناظرہ کے اشتہارات طبع کرا کر شہر اور

بیرون جات میں تقسیم اور چسپاں کرائے گئے۔

۴۴۶

مجاہدہ شیریشہ اہل سنت (المجلد الثالث)

ترتیب و تخریج

حضرت مولانا ابوالفضل محمد شایان رضا شمتی مدظلہ النورانی

حضور سیدنا مظہر اعلیٰ حضرت امام المناظرین شہید ملت

اسلامیہ شیریشہ اہل سنت کے دیگر عظیم پندرہ مناظروں کا عظیم انسا

یکلو پیڈیا بہت جلد منصہ شہود پر جلوہ گر ہونے والا ہے۔